خطبہ جمعہ برائے 14/جون 2019ء

دینی ماحول میں عصری تعلیم

آئندہ آنے والی نسل کی تعلیم، دین، اخلاق، صحت اور معشیت کی فکر کرنا؛ تاکہ یہ نئی نسل علم کے زیور سے آراستہ ہو، وہ صحت مند رہے اور معاشی طور پر پریشان حال نہ ہو اس کا دین وایمان محفوظ ہو اور وہ بداخلاق و بے کردار و گمراہ نہ ہو، بہت ضروری ہے۔

یہ امور اتنے اہم ہیں کہ ان پانچ امور (تعلیم، دین، اخلاق، صحت اور معیشت) میں سے اگر کسی ایک چیز کا نظم ہو اور دوسری سے غفلت ہو تو کامیابی ناقص اور ادھوری ہوگی، اگر تعلیم ہو اور اخلاق نہ ہو تو فتنہ وفساد پیدا ہوگا اور معاشرہ میں بے حیائی عام ہو جائے گی۔

اگر تعلیم ہو اور صحت عامہ کی طرف توجہ نہ ہو تو تعلیم کے مقاصد حاصل نہ ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت وتندرستی، زندگی اور جوانی اور دولت کی حفاظت کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

”اغتنم خمسا قبل خمس: شبابک قبل هرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک“۔(۱)

(پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو ناداری سے پہلے، اپنی فرصت کو مشغولیت سے پہلے، اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”المؤمن القوی خیر وأحب إلی اللہ من المؤمن الضعیف“۔(۱)

(طاقت ور مومن بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ پسندیدہ ہے۔)

اسی طرح اگر تعلیم ہو اور دین واخلاق نہ ہو تو دنیا میں نہ عدل وانصاف قائم ہوگا، نہ ہی راحت وسکون میسر ہوگا اور نہ آخرت کی زندگی سنورے گی، اگر ملک میں بہتر معیشت کے لیے کارخانے اور سامان تجارت کا نظم ہو اور تعلیم واخلاق نہ ہو تو کامیابی نہ صرف ادھوری ہوگی؛ بلکہ معیشت میں عدم توازن پیدا ہوگا اور معاشرہ انارکی اور فساد کا شکار ہو جائے گا۔ مسلمان خیرِ امت ہیں؛ اس لیے بنیادی طور پر ایک صالح معاشرہ کی تشکیل کی ذمہ داری ان کی ہے اور اس میں تعلیم کا کردار انتہائی اہم ہے، خاص طور پر اس زمانہ میں تعلیم کے بغیر نہ بنیادی مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ اگر مسلم قوم تعلیم کے حصول میں پیچھے رہ جائے گی تو وہ زمانہ کی ترقیات کی دوڑ میں بھی پیچھے رہ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ} (۲)

(کہہ دیجئے! کیا برابر ہو سکتے ہیں سمجھ والے اور بے سمجھ، سوچتے وہی ہیں جن کو عقل ہے۔)

مگر تعلیم کے ساتھ دین واخلاق ضروری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے یہ حکم آیا تھا کہ آپ اپنے اہل خاندان، اہل وعیال اور رشتہ داروں کو دین ونماز کی تلقین کیجیے اور جہنم کی آگ سے ڈرائیے۔ ارشاد الٰہی ہے:

{وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ} (۳)

(اپنے نزدیک کے خاندان والوں کو ڈرائیے۔)

دوسری جگہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم، رشتہ داروں اور اہل بیت سے تعلق رکھنے والوں کو عبادات کا حکم دینے اور اس پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ!

{وَ اۡمُرۡ اَهۡلَکَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصۡطَبِرۡ عَلَیۡهَا} (۱)

(اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیجئے اور نماز پر قائم رہئے۔)

اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت وتبلیغ کا کام اپنے خاندان اور گھر والوں سے شروع کیا، اس کے بعد آپ نے دیگر لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کی طرف بلایا۔

مسلم معاشرہ میں بعض مسلمان ایسے ہیں، جنھوں نے تعلیم تو حاصل کر لی ہے، مگر وہ نہیں جانتے ہیں کہ کلمہ اور نماز کیا ہے، سورہ فاتحہ کیا ہے، سجدہ ورکوع کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کی فکر تو کی، مگر ان کے دین وایمان کی فکر نہیں کی اور نہ ہی وہاں کے علما اور دانشمندوں نے اس نئی نسل کے دین وایمان کی حفاظت کا نظم کیا، انہوں نے عصری اسکولوں اور کالجوں میں اپنے لڑکے اور لڑکیوں کے داخلہ کو ان کی زندگی اور مستقبل کے لیے کافی سمجھا، حالاں کہ ان تعلیمی اداروں سے وہ تعلیم کے ساتھ جو تہذیب اور فکر لے کر نکلے، اس میں اللہ اور اس کے رسول کے دین سے بیزاری اور بے دینی کا مزاج بھی داخل تھا۔

آج ہمارے ملک میں ایسے بہت سے افراد ہیں، جو بڑے شہروں کے جدید اسکولوں اور کالجوں میں پڑھ کر نکلے ہیں، ان کے اندر تعلیم ہے، مگر دین اور اسلامی غیرت وحمیت نہیں ہے۔

آج صورت حال یہ ہے کہ لادینیت ہر جگہ پھیل رہی ہے، عصری تعلیم کے اداروں میں صرف تعلیم پر توجہ کی گئی ہے اور انسانی کردار کو سنوارنے کی فکر نہیں کی گئی ہے، نتیجہ یہ ہے کہ وہاں علم حاصل کرنے والوں میں مفاد

پرستی، خودغرضی اور خودنمائی کے ساتھ اخلاقی بگاڑ آ گیا ہے اور دنیا ظالم ومظلوم کے دوحصوں میں بٹ گئی ہے اور ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے، جو خدا ناشناس، اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناواقف اور سیاسی طاقت ووسائل کے سہارے دوسروں پر ظلم کرکے اپنی برتری کو مسلط کرنے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے، اس کے نتیجہ میں معاشرہ بگاڑ اور کرپشن کی آخری حد تک پہنچ گیا ہے، جنسی بے راہ روی بڑھ گئی ہے، عریانیت عام ہوگئی ہے، جو آج ساری دنیا میں نظر آ رہی ہے۔

بہرحال افسوس ناک پہلو یہی ہے کہ علم کے مراکز اخلاقیات سے دور ہوگئے اور خودغرضی نے اس کی جگہ لے لی ہے؛ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے ایسے تعلیمی ادارے قائم کیے جائیں، جن کا ماحول اخلاقی وروحانی ہو اور وہاں طلبہ کو اعلیٰ انسانی اخلاق وکردار سکھائے جائیں اور انہیں خودغرضی، مفاد پرستی، کرپشن، جنسی بے راہ روی وغیرہ برائیوں سے دور رکھا جائے اور بگاڑ وفساد کی قباحت ان کے ذہن وفکر میں بٹھائی جائے۔

اس لیے ابتدا ہی سے دین وانسانیت کی خدمت سمجھ کر پرائمری اسکول سے لے کر کالج اور یونیورسٹی تک کے ادارے قائم کیے جائیں؛ تاکہ طلبہ جب انجینئر، سائنس داں، مؤرخ اور سیاست داں بن کر نکلیں تو ان کا دماغ علم وہنر کی روشنی سے منور ہو اور دل ایمان ویقین اور اخلاق وکردار سے آراستہ ہو؛ اس لیے اس طرف نہ صرف اصحاب مال کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے؛ بلکہ ہمارے دیندار طبقے کو آگے آنے کی ضرورت ہے، ورنہ اس کے بغیر آنے والی نسل مسلمان باقی نہیں رہ سکتی اور نہ دنیا سے ظلم وجور ختم ہوسکتا ہے؛ کیوں کہ ان کے دین واخلاق کو سنوار کر انہیں جہنم کی آگ سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُوا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَاراً} (۱)

(اپنی ذات کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔)

سب سے اچھی چیز جو والدین اپنی اولاد کو دے سکتے ہیں، وہ اچھی تربیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مانحل والد ولده من نحل أفضل من أدب حسن“۔ (۲)

(کسی والد نے اپنے لڑکے کو اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا کہ اس کو اسلام کے بہترین آداب سکھائے۔)

اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ ایسے دینی اور عصری تعلیم کے ادارے قائم کریں، جن کے اندر دینی ماحول ہو اور اس ماحول میں لڑکے پروان چڑھیں اور ہر قسم کی تعلیم پائیں، اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم کے ادارے ہر بڑی مسلم آبادی میں قائم کرنے کی ضرورت ہے، اگر ایسا نہیں کیا گیا تو مخلوط تعلیم کے بُرے نتائج سے ہم نہ اپنے معاشرہ کو بچاسکیں گے اور نہ عام انسانی سماج کو؛ اس لیے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے دینی مدارس، اسکول، کالج، انجینیرنگ ومیڈیکل کالج؛ بلکہ ضروری پروفیشنل علوم کے ادارے علاحدہ سے قائم کرنے کی ضرورت ہے؛ تاکہ وہ دین واخلاق کی حفاظت کے ساتھ عصری تعلیم حاصل کرسکیں اور جہاں ایسے ادارے قائم نہیں ہیں، وہاں عام اسکول وکالج میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیوں کے لیے خصوصی دینی تعلیم کے کلاسوں کا نظم کیا جائے، خاص طور پر اسکول وکالج کی تعطیلات کے زمانے میں دینی تعلیم کا نظم، مساجد، اقلیتی مدارس واسکول، یا گھروں میں کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات
اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا
نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ